

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ جائز ہے کہ صبح کی نماز کے وقت آدمی سویا رہے اور جب بیدار ہوا اس وقت پڑھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جو شخص نماز سے سویا رہے یا بھول جائے تو اسے جس وقت یاد آئے اس وقت پڑھے" اس کا وہی وقت ہے۔ "میں صبح کے وقت اٹھ تو سکتا ہوں لیکن بڑے مشکل کے ساتھ اور اگر اس وقت نماز پڑھوں تو ذہن بھی حاضر نہیں ہوتا۔ (یعنی منتشر ذہن سے نماز پڑھتا ہوں امید ہے کہ صبح کی نماز کی فضیلت خصوصاً نہایت وضاحت کے ساتھ اس کے تبارک کی سزا بھی بیان فرمائیں گے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام نمازوں کو باجماعت مسجد میں ادا کرے اس کا خاص اہتمام کرے اور ہر اس بات سے دور رہے جو اللہ تعالیٰ کے فرائض کی بجا آوری میں رکاوٹ بنے۔ ان فرائض میں سے اہم ترین نماز فجر ہے صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد موجود ہے کہ:

«أفضل الصلاة النخمين صلاة العشاء، وصلاة الفجر ولو لم يلون ما يمسأوا تو ما وسأوا» (صحیح بخاری)

"منافقوں کے لئے سب سے زیادہ دشوار نماز عشاء اور صبح کی نماز ہے۔ اور اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان نمازوں میں کتنا اجر و ثواب ہے تو وہ گھٹنوں کے بل چل کر آتے۔"

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

وَفَرَّانِ الْفَجْرِ إِنَّ الْفَجْرَانَ مَشْهُودًا ۙ ... سورة الإسراء ۙ

"اور صبح کو قرآن پڑھا کرو کیونکہ صبح کے وقت قرآن پڑھنا موجب حضور (ملائکتہ) ہے۔"

حدیث میں بھی ہے کہ صبح کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ یعنی اس وقت دن اور رات کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ نماز فجر ہی نماز سستی ہے اور کا استدلال:

وَقَوْمًا لِّلَّذِينَ ۙ ... سورة البقرة ۙ

"اور اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہا کرو۔"

کے حملہ سے ہے کہ طول قیام تو نماز فجر میں ہی ہوتا ہے۔ بہر حال یہ واجب ہے کہ نماز صبح کے لئے خاص اہتمام کیا جائے لہذا ایسے اسباب اختیار کیجئے جن کی وجہ سے آپ کے لئے نماز صبح کا باجماعت ادا کرنا ممکن ہو مثلاً رات جو جلد سو جائیے اور دیر تک بیدار نہ رہیے کیونکہ اس سے رات کے آخری حصہ میں نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور آدمی صبح کی نماز پر وقت ادا نہیں کر سکتا آپ پوری پوری کوشش کریں۔ کہ اذان کے قریب یا اذان سنتے ہی بیدار ہو جائیں یا کسی کے ذمے لگائیں جو آپ کو بیدار کر دے یا نماز کے وقت آپ کے دروازے پر دستک دے دے۔ یا الارم والی گھڑی استعمال کیجئے کہ اذان سن کر یا اذان کے قریب آپ الارم سن کر بیدار ہو جائیں اور جب انسان اٹھنے کا عادی ہو جائے تو وہ سستی اور صومٹ پر قابو پا ہی لیتا ہے۔ اس کے لئے اٹھنا آسان ہو جاتا ہے۔ نماز سے اسے محبت ہو جاتی ہے۔ اور نماز میں وہ جو کتنا اور سنتا ہے۔ اس کے لئے اسے دل کی حضوری بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم (شیخ ابن جبرین رحمۃ اللہ علیہ)

حصہ ما عینی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

صفحہ نمبر 454

محدث فتویٰ

